Fikr-o-Nasar (Islamabad) 8:4 (1969)

فہرست مخطوطات

کتب خانہ ادارۂ تحقیقاتِ اسلامی، اسلام آباد

محمد طفیل

۰ مخطوطہ نمبر ۴۲   داخلہ نمبر ۳۷۸۸

- نام کتاب: تحقیق التعلیم فی الترقیق والتفخیم۔   فن تجوید
- تقطیع: ۸×۶ / ۶×۴   سطر فی صفحہ ۱۷   حجم ۵ ورق
- مصنف: برہان الدین وتقی الدین ابو اسحاق وابو محمد ابراہیم بن عمر بن ابراہیم بن خلیل الجعبری الخلیلی المعروف بابن البراح شیخ الخلیل المتولد ۶۴۰ المتوفی ۷۳۲ھ
- کاتب: داؤد بن سلیمان الخربتاوی (مصری) المالکی۔
- سن کتابت: ۳ رمضان ۱۱۲۴ھ   خط نسخ
- کاغذ: دستی قطنی مسحوق مصری   روشنائی حنظلی عنوان سرخ رنگ
- زبان: عربی نظم۔

اس منظومہ کا آغاز اس شعر سے ہوتا ہے ؎

بحمد اللّٰہ ابتدی باری الوریٰ   تعم مزایا برّہ البحر والثریٰ

اور آخری شعر یہ ہے ؎

محمد المہدی والآل وصحبہ   وتا لعلم مالاح صبح واسفرا

یہ نسخہ یوم دوشنبہ ۳ رمضان ۱۱۲۴ھ کا لکھا ہوا ہے۔ جس نسخہ سے یہ نقل کیا گیا ہے اس پر یہ عبارت درج ہے:

وجد بطرۃ الاصل مرقوم قوبل بالاصل فصح بحمد اللّٰہ وعونہ وحسن توفیقہ لاثنتی عشرۃ بقیت من شوال سنۃ احدی وثمان مأتہ علی ید ابراہیم بن سلیمان۔

© Dr Muhammad Hamidullah Library, IIU, Islamabad. http://iri.iiu.edu.pk/

اور یہ بھی لکھا ہُوا ہے:

و وجد ایضا وکان الفراغ من قرأتها علی شیخنا سیف الملة والحق والدین ابی بکر بن ایدغدی الشهیر بابن الجندی رحمه الله یوم الخمیس الثالث والعشرین من ذی الحجة سنة ثلاثة و سبعین وتسعمائة عن مولانا اجازة رحمة الله علیهم جمیعهم اجمعین۔

سرورق پر ایک دوسری تحریر یہ ملتی ہے:

فی نوبة الفقیر لله تعالیٰ جلال الدین الکتبی ۴۔ محرم الحرام سنہ ۱۲۰۶ھ من الهجرة النبویة

کاتب نے آخر میں اپنا نام داؤد بن سلیمان الخرتباوی (مصری) المالکی لکھا ہے۔اور وقت فراغ کتابت یہ لکھا ہے:

وکان الفراغ من نسخها بُعید الظهر من یوم الاثنین المبارک ثالث شهر رمضان المعظم من شهور سنة اربع وعشرین ومائة والف من الهجرة النبویة علی صاحبها افضل الصلوٰة والسلام۔

فن تجوید و قرأت میں ایک اہم مسئلہ تفخیم و ترقیق کا بھی ہے یعنی کس جگہ کس حرف کو موٹی اور پُر آواز میں ادا کیا جانا ضروری ہے۔اور کس جگہ ہلکی آواز میں ادا کیا جانا ضروری ہے۔مثلاً را جب مفتوح ہو تو عموماً موٹی آواز میں ادا کی جاتی ہے۔اور جب مکسور یا ساکن ہو تو عموماً ترقیق یعنی ہلکی آواز میں ادا کی جاتی ہے۔اسی طرح لام اسم ذات "اللہ" میں ہمیشہ بالتفخیم ادا کیا جاتا ہے۔اور لام تعلیل جب فعل پر واقع ہو تو بہت ہلکی آواز میں ادا کیا جاتا ہے۔

غرض یہ کہ تفخیم و ترقیق کا مسئلہ فنِ تجوید کے اہم مسائل میں سے ایک مسئلہ ہے۔اس منظومہ کے مصنف نے ایک قصیدہ الفیہ کے ذریعہ اس مسئلہ کو قرآن مجید کی متعدد مثالوں کے ساتھ سمجھایا ہے ترقیق و تفخیم کی حقیقت بتائی ہے۔علماء قرأت کے اختلافات کا ذکر کیا ہے۔اور بڑی رواں نظم میں اس پورے مسئلے کو اس طرح پیش کر دیا ہے کہ ایک طالب علم تھوڑی محنت سے اس نظم کو یاد کر سکتا ہے۔اشعار کی جملہ تعداد ۱۲۵ ہے۔

مصنف جن کا پورا نام اوپر ذکر کیا جا چکا ہے۔آٹھویں صدی ہجری کے مشاہیر علماء میں سے ہیں۔ فرات کے کنارے ایک گاؤں میں ۶۴۰ھ میں پیدا ہوئے اور بانوے برس کی عمر میں شہر خلیل میں ۷۳۲ھ

میں وفات پائی۔ انھوں نے بغداد، دمشق وغیرہ میں تعلیم حاصل کی اور مختلف مقامات پر مقیم رہے، بالآخر شہر خلیل میں آئے اور چالیس سال یہاں مقیم رہنے کے بعد ۷۳۲ھ میں یہیں وفات پائی۔

آپ کا شمار ان مصنفین میں ہوتا ہے جنھوں نے سو یا اس کے قریب کتابیں لکھیں۔ ان کی بعض کتابیں ضخیم ہیں۔ لیکن زیادہ تر کتب مختصر رسائل کی صورت میں ہیں۔ کچھ ان کی اپنی نظموں کی شروح ہیں۔ کچھ دوسرے مصنفین کی فنِ تجوید پر لکھی ہوئی کتابوں کی شروح یا ان پر حواشی ہیں۔ ان کی ایک منظوم کتاب "مقدمیۃ التذکیر" جرمنی میں ۱۹۱۰ء میں چھپی تھی۔ ان کا دیوان "دیوان الجعبری" کے نام سے ۱۳۲۴ھ میں قاہرہ میں طبع ہوا۔

انھوں نے فن تجوید کے علاوہ علم حدیث اور تذکرہ رواۃ پر بھی کتابیں لکھی ہیں۔ ان کا تفصیلی تذکرہ امام ابن حجر عسقلانی نے اپنی کتاب "درالکامنۃ فی اعیان المائۃ الثامنۃ" ج ۱ ص ۵۵ طبع حیدرآباد میں اور السبکی تاج الدین نے طبقات الشافعیہ الکبریٰ ج ۶ ص ۸۲ طبع قاہرہ ۱۳۲۴ھ میں کیا ہے۔

جہاں تک ہمارے علم کا تعلق ہے۔ زیرِ نظر منظومہ تحقیق التعلیم کتابی شکل میں طبع نہیں ہوا ہے۔ ممکن ہے کہ کسی مجموعہ میں یہ اشعار طبع ہو چکے ہوں۔ لیکن الگ کہیں نظر نہیں آیا۔

ہمارے کتب خانہ میں پایا جانے والا نسخہ مکمل اور عمدہ حالت میں موجود ہے۔ بآسانی پڑھا جا سکتا ہے۔ اور اس قابل ہے کہ اسے طبع کر دیا جائے۔ شاید تصحیح و طباعت کے مرحلے میں دوسرے نسخے کی ضرورت در پیش نہ ہو۔

مخطوطہ نمبر ۴۲/۲ داخلہ نمبر ۳۷۸۸

- نام کتاب: الثبوت فی ضبط الفاظ القنوت۔ فن حدیث
- تقطیع: ۸ × ۶ / ۶ × ۴ حجم: ۶ صفحات سطر فی صفحہ ۱۷
- مصنف: حجۃ الاسلام حافظ جلال الدین السیوطی المتوفی ۹۱۱ھ
- کاتب: داؤد بن اسماعیل الخربتاوی المالکی۔
- خط: نسخ کاغذ دستی قطنی، مسحوق، مصری۔
- روشنائی: حنطی، عنوان سرخ رنگ زبان عربی نثر

آغاز :

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم وصلی اللہ علی سیدنا محمدٍ وآلہ وصحبہ وسلم ۔

اختتام :

وھذا آخر رسالۃ الثبوت فی ضبط الفاظ القنوت للحافظ جلال الدین السیوطی عمت برکاتہ فی الدنیا والآخرۃ ونفعنیَ والمسلمین ووالدی واخوانی ومن قرأُ فی ھذا الرسالۃ ودعالی ولھم بالمغفرۃ ببرکتہ وبرکۃ علومہ وانفاسہ الطاھرۃ بمنہ وکرمہ وقد نجز تعلیقھا لنفسہ ولمن اراد اللہ تعالیٰ ان یملکھا افقر عباداللہ الیہ داؤد ابن سلیمان الخربتادی عفی عنہ ۔

مصنف کے بہت سے رسائل میں سے یہ ایک عربی نثر میں مختصر رسالہ ہے جس میں انھوں نے دعائے قنوت کے الفاظ کی تحقیق کی ہے ۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بلفظہٖ جو دعائیں مروی ہیں ان میں سب سے اونچا مرتبہ تشہد کو حاصل ہے ، اور دوسرا درجہ دعائے قنوت کا ہے ۔ بقیہ دعائیں تیسرے درجے میں شمار ہوتی ہیں ۔ اس لئے علماء نے تشہد اور قنوت کے الفاظ کی روایات کو ضبط کیا اور ان کی ترتیب و تلفظ کی تحقیق کی ہے ۔

اس موضوع پر ہر زمانہ میں علماء نے کافی توجہ دی اور زیرِ نظر رسالہ اس سلسلہ کی ایک کڑی ہے ۔ بہت دن ہوئے یہ رسالہ مصنف کے مجموعہ رسائل میں طبع ہوا تھا ۔ مگر اب نایاب ہے ۔ اس لئے دوبارہ طباعت مفید ہوگی ۔